سوال

(54) باجماعت نماز کی ادائیگی

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا نماز کی ادائیگی باجماعت ضروری ہے یا اسے گھر میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے، اس سلسلہ میں واضح احکام کیا ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

اگر کوئی شرعی عذر نہ ہو تو ہر اذان سننے والے مرد پر مسجد میں حاضر ہو کر نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے، اس کے وجوب کے متعلق کتاب و سنت میں متعدد دلائل موجود ہیں، چنانچہ ارشادی باری تعالیٰ ہے: ''تم رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''[1] (البقرۃ:۴۳)

اس آیت میں رکوع ادا کرنے والوں کے ہمراہ نماز ادا کرنے کا حکم ہے اور امر وجوب کے لیے ہوتا ہے، چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''باجماعت نماز کے وجوب کا بیان''[2] پھر انھوں نے اپنے موقف کی تائید میں امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول پیش کیا ہے کہ ''اگر کسی کی والدہ اس پر شفقت کرتے ہوئے یا کسی خطرہ کے پیش نظر باجماعت نماز عشا پڑھنے سے روکے تو وہ اپنی والدہ کی بات نہ مانے۔'' اس کے بعد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں متعدد احادیث پیش کی ہیں، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ چند نو جوانوں کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لیے اذان دینے کا حکم دوں، اس کے بعد کسی کو نماز پڑھانے کے لیے تعینات کروں پھر خود ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں شریک نہیں ہوتے تاکہ انہیں ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔''[3] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے گھروں میں عورتیں اور بچے ہیں تو میں ان کے گھروں کو ضرور بھسم کر دیتا۔''[4]

اس سلسلہ میں ایک دوسرے انداز سے بھی سخت وعید آئی ہے کہ ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو بلا وجہ گھر میں نماز پڑھتا ہے اور نماز باجماعت میں شریک نہیں ہوتا، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اذان سنے پھر باجماعت نماز ادا نہ کرے تو اس کی کوئی نماز نہیں الا یہ کہ کوئی عذر رکاوٹ بن گیا ہو۔''[5]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''یہ ہمارے مشاہدے کی بات ہے کہ باجماعت نماز سے صرف ایسا منافق ہی پیچھے رہتا تھا جس کا نفاق واضح ہوتا تھا، حتی کہ اگر کوئی آدمی بیمار ہوتا تو وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر چلتا اور باجماعت نماز میں شریک ہوتا۔[6] اور جن احادیث میں نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے،

ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اکیلے کی نماز صحیح ہے بلکہ واجب تو ہمیشہ غیر واجب سے اجر میں زیادہ ہی ہوتا ہے۔ البتہ عورتوں پر مسجد میں حاضر ہونا اور با جماعت نماز ادا کرنا فرض نہیں ہے بلکہ ان کا گھر میں نماز ادا کرنا ہی افضل ہے لیکن اگر وہ مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنا چاہیں تو جائز ہے، اس لیے انہیں روکنا نہیں چاہیے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]البقرۃ:۴۳۔

[2] صحیح بخاری، الاذان باب نمبر ۲۹۔

[3] صحیح بخاری، الاذان، ٦۴۴۔

[4]مسند امام احمد، ص ٦٧، ج ٢۔

[5]ابن ماجہ، المساجد: ٧٩٣۔

[6] صحیح مسلم، المساجد: ٦٥۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:85

محدث فتویٰ